حَجَّۃُ الوِداع

کے اِیمان افروز واقعات

29-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

29 جون، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

حَجَّةُ الوِدَاع کے ایمان افروز واقعات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے حج ادا فرمائے؟

✿...حَجَّةُ الوِدَاع میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی شرکت

✿...کیا مُردے زندہ کرنا ممکن ہے؟

✿...والِدَین کریمین کو صحابی بنادیا

✿...قصیدہ غوثیہ کی برکت

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَة (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: پانی جتنی جلدی آگ کو بجھا دیتا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ گُناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے اَفْضَل ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفو و غفور | بخش دو جُرم و خطا! تم پہ کروروں درود[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگرچہ میں نے بہت گُناہ کئے ہیں مگر آپ معاف کرنے والے ہیں، میرے جُرم بخش دیجئے! آپ پر کروروں درود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[3]

1 ... تاریخ بغداد، جلد:7، صفحہ:172۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:266۔

3 ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ✿ عِلمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ✿ باادب بیٹھوں گا ✿ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ✿ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاجیوں کے لئے مغفرت کی بشارت

حَجَّةُ الوِداع (یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہِری زندگی مبارک میں جو سب سے آخری حج ادا فرمایا، اس حج) کا موقع تھا، باعِثِ رَحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میدانِ عرفات میں تشریف فرما تھے، صحابیٔ رسول حضرت عبّاس بن مِرداس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے رات کے وقت دُعا مانگی (یہ دُعا کس کے لئے تھی اور کیا تھی؟ فرماتے ہیں:) لِاُمَّتِہٖ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ یعنی اس دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عنوان آپ کی پیاری اُمَّت تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک سے اُمَّت کی بخشش اور رحمت کا سُوال کر رہے تھے۔[1]

ایک روایت میں ہے: فَاَکْثَرَ الدُّعَاءَ[2] یعنی رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف ایک بار دُعا نہ کی بلکہ بار بار کثرت سے ایک ہی دُعا کرتے رہے: مولیٰ! میری اُمّت کو بخش دے، اے رَبِّ کریم! میرے اُمَّت پر رحمتیں نازِل فرما۔

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب المناسک، باب الدعاء بعرفة، صفحہ:489، حدیث:3013۔

2 ...شُعَبُ الایمان، باب فی حشر...الخ، فصل فی القصاص من المظالم، جلد:1، صفحہ:304، حدیث:346۔

حضرت عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب بار بار دُعا کی تو اللہ پاک نے وحی بھیج دی، فرمایا: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کی دُعا قبول کی اور آپ کی اُمّت کو بخش دیا مگر ظالِم کہ اُس سے مَظْلُوم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔

اس پر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کیا: اے رَبِّ کریم! اگر تُو چاہے تو مَظْلُوم کو جنّت عطا فرما دے اور ظالِم کو بخش دے (یُوں مظلوم کو بدلہ بھی مِل جائے گا، ظالِم پر فضل واحسان بھی ہو جائے گا)۔

حضرت عبّاس بن مرداس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دُوسری جو دُعا عرض کی، اس رات اللہ پاک کی جانِب سے اس کا کوئی جواب (**Reply**) نہ آیا۔ پھر پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مُزْدَلِفَہ تشریف لے گئے۔ صبح کا وقت تھا، اچانک پیارے نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، مسلمانوں کے پہلے و دوسرے خلیفہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مسکراتے دیکھا تو عرض کیا: بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّی اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَةٌ مَاکُنْتَ تَضْحَكُ فِیْهَا یعنی (یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!) ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ وہ گھڑی ہے کہ اس میں آپ عموماً مسکرایا نہیں کرتے فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آج کیا ہوا کہ آپ خِلافِ معمول (***Out of Routine***) مسکرا دیئے ہیں؟

رسولِ ذِیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (میں نے اپنی اُمّت کی بخشش

کی دُعا کی تھی، اللہ پاک نے میری دُعا قبول کی اور ساری اُمّت کو بخش دیا) جب شیطان کو خبر ہوئی کہ رَبِّ کریم نے میری ساری اُمّت کو بخش دیا ہے تو اس نے اپنے سَر پر مٹی ڈالی اور وَیْل و ثُبُور مانگتا (یعنی ہائے ہلاکت! ہائے ہلاکت! کہتا) ہوا بھاگ گیا، میں شیطان کی یہ بدحواسی دیکھ کر مسکرا رہا ہوں۔(1)

اِجابَت کا سہرا، عنایت کا جوڑا | دُلہن بن کے نکلی دُعائے مُحَمَّد
اِجابَت نے جھک کر گلے سے لگایا | بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد(2)

وضاحت: یعنی دُعائے مصطفےٰ کی یہ شان ہے کہ جب بھی زبانِ مصطفےٰ سے نکلتی ہے، قبولیت کا سہرا سر پر ہوتا ہے، اللہ پاک کی عنایات سے سجی ہوئی، دلہن بَن کر نکلتی ہے اور جب بارگاہِ اِلٰہی کی طرف بڑھتی ہے تو قبولیت خُود جھک کر دُعائے مصطفےٰ کو گلے سے لگا لیتی ہے۔

حدیثِ پاک کی مختصر وضاحت

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ظاہِر یہ ہے کہ یہاں اُمَّت سے مُراد قیامت تک آنے والے حاجی ہیں، اس صُورت میں دُعائے مصطفےٰ کا معنیٰ یہ ہو گا: اے اللہ پاک! قیامت تک میرا جو بھی اُمّتی حج کو آئے، وہ بالکل بخشا جائے، اس کا کوئی گُناہ باقی نہ رہے۔ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دُعا قبول فرمائی اور حاجیوں کے لئے بخشش کی خوشخبری سُنا دی۔

خیال رہے! حاجی کے سارے گُناہ بخشے جانا مقبول حج کی جزا ہے اور مقبول حج ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ عمر بھر

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب المناسک، باب الدعاء بعرفۃ، صفحہ: 489، حدیث: 3013۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 66 بتقدم و تاخرٍ۔

نمازیں چھوڑتے رہو، شرابی، زانی رہو، پھر حج کر آؤ تو سب مُعاف ہو گیا بلکہ پہلے ان جُرموں سے صحیح توبہ کرو، پھر آیندہ ان کے قریب نہ جاؤ! تَواِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! حج کی برکت سے پچھلی کوتاہیوں (*Mistakes*) کی مُعافی ہو جائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے ملنے والے 2 مدنی پُھول

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حدیثِ پاک پر ذرا غور فرمایئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میدانِ عرفات میں ہیں، یہ دُعائیں قُبول ہونے کا مقام ہے، میدانِ عرفات میں مانگی جانے والی دُعا کو حدیثِ پاک میں **اَفْضَل دُعا** فرمایا گیا ہے۔[2]

اس بابرکت مقام پر ہمارے پیارے آقا، ہمارے جان سے عزیز آقا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی، یہ دُعا کس کے لئے تھی؟ اس دُعا کا عُنوان (*Title*) کیا تھا؟ سُبْحٰنَ اللّٰه! میرے اور آپ کے آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمَّتیوں کے لئے دُعا فرما رہے تھے۔

ذرا غور تو فرمایئے! یہ کیسی عظیم شفقت ہے، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہم گنہگاروں پر یہ کیسی عنایت ہے...!! آپ دُنیا میں تشریف لائے، تب بھی اُمّت کی فِکْر، دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا، تب بھی اُمَّت کی فِکْر، شبِ مِعْراج عرش پر گئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچے، تب بھی اُمّت کی فِکْر، اس کے عِلاوہ بھی راتوں کو سَر سجدے میں رکھ کر ہم گنہگاروں کی بخشش کے لئے آنسو بہاتے رہے، غرض؛ یہ آقا کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:145-146 بتغیر قلیل۔

2 ...موطا امام مالک، کتاب القرآن، باب ماجاء فی الدعا، صفحہ:125، حدیث:509۔

آلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمَّت کے ساتھ کمال محبّت ہے کہ جہاں ہوتے ہیں، اپنے گنہگار اُمّتیوں کی بخشش ہی کی فِکْر میں رہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے کتنی پیاری بات کہی:

دُنیا، مَزار، حَشر، جہاں ہیں غَفُور ہیں
ہر منزِل اپنے چاند کی منزِل غَفَر کی ہے (1)

وضاحت: آسمان کے چاند کی مختلف منزلیں (*Stages*) ہیں، ان میں سے ایک منزل کا نام غَفَر ہے۔ جب چاند منزلِ غَفَر میں ہوتا ہے، اس وقت کو بہت مبارک (*Blissful*) سمجھا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اسی جانِب اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ یہ چاند جو آسمان پر نکلتا ہے، یہ تو کبھی کبھی منزلِ غَفَر میں ہوتا ہے لیکن ماہِ طیبہ، سلطانِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات ہی الگ ہے، یہ وہ مبارک چاند ہیں، جن کی ہر منزل ہی منزلِ غَفَر ہے، دنیا میں ہوں، تب بھی غَفُور (یعنی بخشوانے والے) ہیں، مزار میں تشریف فرما ہوں، تب بھی غَفُور ہیں اور آخرت میں جب میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، تب بھی بخشوائیں گے اور اللہ پاک کی عطا سے شفاعت فرما کر اپنے غلاموں کو جنّت میں پہنچائیں گے۔

کاش! ہم اپنے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ان اِحسانات کو یاد رکھنے والے بَن جائیں، وہ آقا ہو کر بھی راتوں کو اَشک بہاتے رہے اور آہ! ہم...!! ہم غُلام ہو کر بھی غفلت (*Carelessness*) کی نیند سوتے ہیں، افسوس! ❁ نمازوں کی پابندی نہیں ہو پاتی ❁ فرائض وواجبات میں کوتاہیاں ہوتی ہیں ❁ آقائے دوجہاں، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیاں ہم کرتے ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...!! وہ ہمارے لئے

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

آنسو بہاتے ہیں۔

صد شکر خدایا تو نے دیا، ہے رحمت والا وہ آقا
جو امت کے رنج و غم میں، راتوں کو اشک بہاتا رہے
بے کس ہوں شہا! میں دکھیارا، لوگوں نے مجھے ہے دھتکارا
تو ہمدم ہے پھر کیا غم ہے، گو سارا جہاں ٹھکراتا رہے (1)

اللہ پاک ہمیں احساس کی دولت نصیب فرمائے، کاش! ان احسانات کو یاد رکھتے ہوئے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے عاشِق، حقیقی فرمانبردار بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی، اس میں ایک اَور بھی ایمان افروز بات ہے، جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُمَّت کی بخشش کی خوشخبری ملی، آپ مسکرائے تو اس پر حضرت صِدِّیقِ اَکبَر اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے عرض کیا: بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا یعنی (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ وہ گھڑی ہے کہ اس میں آپ عموماً مسکرایا نہیں کرتے فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آج کیا ہوا کہ آپ خِلافِ معمول مسکرا دیئے ہیں؟

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 474 بتقدم و تاخر۔

اللہ! اللہ! عشق کا کمال دیکھئے! غور فرمایئے! حضرت صِدّیق و فاروق رَضِیَ اللہُ عنہما مزاجِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی واقفیت رکھتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کب مسکراتے ہیں، کب نہیں مسکراتے، گویا یہ حضراتِ عالی وقار اپنی پُوری تَوَجُّہ اپنے محبوب آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی کی طرف لگائے رکھتے تھے۔

اُن صحابہ کی خوش اَطوار نگاہوں کو سلام | جن کا مسلک تھا طوافِ رُخِ زیبا کرنا

وضاحت: صحابہ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی مبارک نگاہوں پر سلام ہو کہ یہ آنکھیں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرتی رہتی تھیں۔

حضرت صِدّیق و فاروق رَضِیَ اللہُ عنہما کا صدقہ اللہ پاک ہمیں بھی عشقِ رسول میں ایسا کمال نصیب فرمائے، کاش! ہماری تَوَجُّہ کا مرکز بھی ہمیشہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی بنے رہیں، کاش! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو جاننے اور انہیں عملی طور پر (***Practically***) اپنانے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

کچھ ایسا کر دے مِرے کِردگار آنکھوں میں | ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں | کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
وہی مجھے نظر آئیں، جدھر نگاہ کروں | انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاجیوں کے لئے بخشش کی بشارت

پیارے اسلامی بھائیو! اِبْتِدا میں ہم نے جو حدیث شریف سُنی، اس میں حج کی فضیلت

[1] ...سامانِ بخشش، صفحہ: 145-146-148 ملتقطاً۔

کا بھی بیان ہے کہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے حاجیوں کی بخشش کی دُعا فرمائی اور آپ کی یہ دُعا قبول بھی کرلی گئی۔ الحمدللہ! حج کے اَیّام جاری ہیں، کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس وقت مکہ شریف میں حاضِر ہیں، جنہوں نے حج کی سَعَادت حاصِل کی، کاش! آیندہ سال ہمیں بھی سَعَادت نصیب ہو، ہم بھی مکہ مکرَّمہ جائیں، کعبہ شریف کا طواف کریں، عرفات و مزدلفہ کا قیام نصیب ہو، مِنیٰ شریف میں قربانی کرنے کی توفیق ملے، کاش! کاش! ہر سال مدینے کی حاضِری نصیب ہوتی رہے۔

یارب! ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے
اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
ہوجائے مری حاضِری عرفات و مِنٰی میں
اور مُزْدَلِفَہ کا بھی کروں خوب نظارا[1]

نبیوں کی یاد دِلانے والے اَیّام

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! ابھی جو دِن گزر رہے ہیں، یہ بہت بابرکت دِن ہیں، ان اَیّام کی باقی برکتیں اپنی جگہ اَہَم ہیں، ایک بہت اَہَم بات ان دِنوں کی یہ ہے کہ یہ دِن انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی یاد دِلانے والے دِن ہیں۔ یہ دِن ہمیں ❁ اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی یاد دِلاتے ہیں ❁ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی یاد دِلاتے ہیں ❁ ان کی پیاری اَمّی جان حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا کی یاد دِلاتے ہیں ❁ ان پاک ہستیوں نے کس طرح اللہ پاک کی فرمانبرداری کی ❁ اللہ پاک کی رضا کی خاطِر کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں ❁ کیسی کیسی مشقتیں اُٹھائیں مگر اللہ پاک کی اِطاعت، اس کی فرمانبرداری سے ذَرَّہ برابر بھی کوتاہی نہیں کی، یہ مبارک دِن ہمیں ان قربانیوں کی یاد دِلاتے ہیں۔

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 170۔

اس کے ساتھ ساتھ ان مبارک اَیَّام کی ایک اور بہت خوبصورت، اِیْمان افروز اور عشق بھری یادگار ہے اور وہ ہے حَجَّةُ الوِدَاع (یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی ظاہِری زندگی میں آخری حج مبارک جس میں آپ نے اُمّت کو اجتماعی طَور پر آخری نصیحتیں فرمائیں اور اَلْوِدَاع فرمایا)۔

آقا کریم نے کتنے حج ادا فرمائے؟

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ہجرت سے پہلے جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ میں تھے، اس وقت ہر سال حج فرمایا کرتے تھے۔(1) ہجرت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ہی حج ادا فرمایا۔(2)

حج فرض ہونے کا حکم ہجرت کے 9وِیں سال نازِل ہوا، اس سال آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ حکمتوں کے پیشِ نظر خود حج نہ فرمایا بلکہ اپنے نائِب کے طَور پر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو حج کا اَمِیر بنا کر بھیجا۔(3) اس میں اِشَارہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ ہوں گے۔ اس سے اگلے سال آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بھی حج ادا فرمایا۔

حَجَّةُ الْوِدَاع کا مختصر بیان

یہ ہجرت کا 10وَاں سال تھا، مدینۂ پاک اور دُور و نزدیک کے قبائِل (**Tribes**) میں یہ اِعْلان کروا دیا گیا کہ اس سال جو خوش نصیب حج کی سَعَادت پانے کے لئے مکّہ پاک جائیں گے،

---

1 ...شرح الزرقانی، المقصد التاسع، النوع السادس فی ذکر حجہ... الخ، جلد: 11، صفحہ: 328۔

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، صفحہ: 1092، حدیث: 4404۔

3 ...شرح الزرقانی، المقصد التاسع، النوع السادس فی ذکر حجہ... الخ، جلد: 11، صفحہ: 327 بتغیر قلیل۔

اُن حاجیوں کے قافلہ سالار دوعالَم کے مالِک ومختار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہوں گے۔

اللہ! اللہ! مکّہ پاک کا سَفر، وہ بھی رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ...!! طوافِ کعبہ کی سَعادَتیں، عشق ومحبّت سے بھرپُور عِبادت یعنی حج کی ادائیگی وہ بھی محبوبِ خُدا، سرورِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی راہنمائی میں....!! واہ سُبْحٰنَ اللہ!

یہ ایمان افروز خبر سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جسم میں خُوشی کی لہر دوڑ گئی، جس نے بھی سُنا، اپنی خوش بختی پر ناز کرنے اور اس سَفرِ سَعادت کی تیاری کرنے لگا۔

جیسے جیسے حج کے اَیّام قریب آرہے تھے، محبّت وشوق کے جذبات بڑھتے جارہے تھے، دُور دراز سے قافلوں کے قافلے مدینۂ پاک کی طرف بڑھنے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے مدینۂ پاک کی رونق میں مزید اِضَافہ ہوگیا، گلیوں بازاروں میں چہل پہل ہونے لگی۔

واہ کیا نِرالا نصیب ہے! اب عموماً حاجی پہلے مکّے جاتے ہیں، طوافِ کعبہ، وَقوفِ عرفات ومزدلفہ وغیرہ حج کی ادائیگی کے بعد مدینۂ پاک حاضِر ہوتے ہیں مگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قسمت پر قُربان جائیے! یہ خُوش قسمت حضرات کعبہ شریف کی زیارت سے پہلے مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کے مزے لُوٹنے کے لئے مدینۂ پاک حاضر ہوئے، آج حاجی سبز سبز گنبد کو دیکھ کر، سنہری جالیوں سے آنکھیں ٹھنڈی اور ایمان تازہ کرتے ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خُود تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کررہے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے، اُونچے نصیب والے...!! کاش! ان کے صدقے ہماری بھی قسمت سنور جائے! کاش! مدینے جانا نصیب ہو جائے، اے کاش! کبھی

قسمت چمکے، جاگتے میں نہیں تو کم از کم خواب میں ہی کبھی دِیدارِ مصطفےٰ نصیب ہو جائے۔

یارَبِّ ! پھر اَوج پر ہمارا نصیب ہو	سُوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو
مکّہ بھی ہو نصیب، مدینہ نصیب ہو	دشتِ عرب نصیب ہو، صحرا نصیب ہو
اللہ! دِیدِ گنبدِ خضرا نصیب ہو	یارَبِّ! رسولِ پاک کا جلوہ نصیب ہو (1)

پیارے اسلامی بھائیو! 10 ہجری، ذِیقعدۃالحرام کی 25 تاریخ، ہفتے کا دِن (**Saturday**) تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ظُہر کی نماز مسجدِ نبوی شریف میں ادا کی، سَفَر پر روانگی کے لئے تازہ غسل فرمایا، سفر کی تیاری ہوئی اور اس شان سے حج کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے کہ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، جس طرف بھی نگاہ اُٹھتی تھی، لوگ ہی لوگ نظر آرہے تھے۔

مدینۂ پاک سے کچھ ہی فاصلہ پر ذُوالْحُلَیْفَہ نامی ایک مقام آتا ہے، یہ اَہْلِ مدینہ کا مِیْقات ہے (یعنی حج یا عمرے کا ارادہ رکھنے والے یہاں سے اِحرام باندھتے ہیں)۔ یہاں پہنچ کر قافلے کو رُک جانے کا حکم ہوا، چونکہ سَفَر شروع ہو چکا تھا، لہٰذا نمازِ عَصْر قصر کرکے (یعنی دو رکعت) ادا کی گئی، یہ رات رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہیں گزاری، اگلے دِن ظہر سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تازہ غسل کرکے اِحرام باندھا، نمازِ ظُہر یہیں ادا فرمائی اور اپنی مبارک اُونٹنی قَصْواء پر سُوار ہوئے۔ روایات کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِحرام باندھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا فرمائی، اس کے بعد تلبیہ (یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھا، پھر جب اُونٹنی پر سُوار ہوئے تو دوبارہ تلبیہ پڑھا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ: 89 ملتقطاً۔

قریب ہی بَیْدَاء نامی پہاڑی پر تشریف لائے اور بلند آواز سے پڑھا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْك ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْك ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے محبوب تَرِین ہستی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنی مبارک زبان سے جب تلبیہ پڑھا ہو گا تو اسے سُن کر پہاڑوں کو بھی وَجد آ گیا ہو گا، ہوائیں مہک گئی ہوں گی، فضائیں خوشبو دار ہو گئی ہوں گی۔

گزرے ہو جس جگہ سے، اب بھی مہک رہی ہے
تیرا جو کارواں ہے، خوشبو کا کارواں ہے

ہزاروں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان نے جب رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے تلبیہ کی آواز سُنی تو انہوں نے بھی بلند آواز سے تلبیہ پڑھا، یُوں پُوری وادی لَبَّيْك اَللّٰهُمَّ لَبَّيْك کی صداؤں سے گونج اُٹھی۔

اب یہ حاجیوں کا نِرالا قافلہ اپنے قافلہ سالار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی راہنمائی میں درمیانہ چال چلتے، کہیں رُکتے، نمازیں پڑھتے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گیا، بہت سارے وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان جو مدینۂ مُنَوَّرہ حاضر نہیں ہو سکے تھے، وہ راستے میں شامِل ہوتے گئے، آخر 4 ذُوالحج، پیر کے دِن مکہ مکرمہ کے نزدیک وادِیٔ ذِیٔ طُوٰی میں پہنچے، یہ رات یہیں گزاری گئی، اگلے دِن نمازِ فجر یہیں ادا ہوئی، پھر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے مکّہ پاک کے اِحترام میں غسل فرمایا اور ثَنِيَّةُ الْعُلْيَا یعنی حَجُون نامی قبرستان کی جانِب سے مکہ مکرمہ میں داخِل ہوئے۔

اللہ! اللہ! جب کَعْبَۂ اِیمان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک نگاہیں کعبہ شریف کی طرف اُٹھی ہوں گی، کیا پُر کیف منظر ہو گا، وہ کعبہ جو رَحْمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے وقت سلامی کو جھکا تھا، وہ کعبہ جس کو پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے باطِل کی گندگی سے پاک صاف فرمایا تھا بلکہ حق تو یہ ہے کہ کعبہ بھی جن کے صدقے میں کعبہ بنا، آج جب کعبہ شریف کو اُنہی رحمتِ دوجہاں، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہوا ہو گا، یقیناً کعبے کو بھی وَجد آگیا ہو گا، آج کعبہ بھی اپنی قسمت پر ناز کر رہا ہو گا۔

اس دِل کے فِدا جو تری دِید کا طالِب | ان آنکھوں کے قربان جنہیں تُو نظر آیا
سجدہ کو جُھکا جائے براہیم میں کعبہ | جب قبلۂ کونَین کا اَبْرُو نظر آیا

خیر! پیارے آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ شریف کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ مَھَابَۃً وَّ بِرًّا

(**ترجمہ:** اے اللہ پاک! اس گھر کے شرف، تعظیم، رُعب اور بھلائی میں اضافہ فرما)

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے عمرہ ادا فرمایا، پھر حج کے اَیَّام میں حج ادا فرمایا۔[1]

روایات کے مطابق جن خوش نصیب صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اس سال حج کی سَعادت پائی، ان کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار یا اس سے بھی زیادہ تھی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شرح الزرقانی، المقصد التاسع، النوع السادس فی ذکر حجہ...الخ، جلد: 11، صفحہ: 327 تا 378 خلاصۃً۔

2 ...شرح الزرقانی، کتاب المغازی، حجۃ الوداع، جلد: 4، صفحہ: 146۔

حَجَّۃُ الْوِداع سے سیکھنے کی باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! حَجَّۃُ الْوِداع سیرتِ مصطفےٰ کا بہت اَہَم ترین پہلو ہے، اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، بہت سارے عقائد اور اَعْمال کی اِصْلاح (**Refinement**) ہوتی ہے۔ آئیے! اس تعلق سے چند ایمان افروز واقعات اور ان سے ملنے والے دَرْس سنتے ہیں:

حَجّۃُ الْوِدَاع میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی شرکت

مُسْلِم شریف میں روایت ہے، صحابیِ رسول حضرت اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہ عنہما فرماتے ہیں: حاجیوں کا یہ نِرالا قافلہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی راہنمائی میں مدینۂ پاک سے مکہ مکرمہ جارہا تھا، راستے میں اَزْرَق نامی ایک وادِی آئی۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کونسی وادی ہے؟ عرض کیا گیا: وَادِیْ اَزْرَق۔ فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی انگلیاں کانوں پر رکھی ہوئی ہیں اور تلبیہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ حضرت اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم مزید آگے بڑھے، چلتے چلتے ایک گھاٹی آئی، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کونسی جگہ ہے؟ عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ ہَرْشٰی نامی گھاٹی ہے۔ فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ پاک کے نبی حضرت یُونس عَلَیْہِ السَّلام سُرخ اُونٹنی پر سُوار ہیں، آپ نے اُونی جُبّہ پہنا ہے، اُونٹنی کی مُہار کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ہے اور آپ تلبیہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔[1]

---

(1)... مسلم، کتاب الایمان، باب الاشراء برسول اللہ...الخ، صفحہ:82، حدیث:166۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی...!! مشہور مفسر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چُونکہ یہ حج حُضور سَیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا آخری حج مبارک تھا، اس لئے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے اس میں شریک ہوئے اور حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خُود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔[1]

الحمدللہ! اس سے معلوم ہوا: انبیائے کرام علیہمُ السَّلام اپنے مَزارات میں زِندہ ہیں، جہاں چاہتے ہیں سَیر فرماتے یعنی آتے جاتے ہیں اور یہ بھی مَعْلُوم ہو گیا کہ اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو غیب کا عِلْم عطا فرمایا ہے، یہ اپنے اپنے مزارات میں، دوسری دُنیا یعنی عالَمِ برزخ میں تشریف فرما رہتے ہیں اور انہیں وہیں پر خبر ہو جاتی ہے کہ اس وقت دُنیا میں کہاں، کیا ہو رہا ہے۔ دیکھئے! مِعْراج کے دُولہا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب مِعْراج کے لئے تشریف لے کر گئے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام آپ کی اِقْتدا میں نماز پڑھنے کے لئے پہلے ہی مسجِدِ اَقْصیٰ میں پہنچ گئے اور اب جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو اس کی بھی خبر ہو گئی، انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہِری زِندگی مبارک میں آخری حج ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کی سَعادت پانے کے لئے بھی تشریف لے آئے۔

سُبْحٰنَ اللہ! سیدی اَعْلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنی پیاری بات لکھی ہے:

انبیا کو بھی اَجَل آنی ہے | مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد اُن کی حیات | مثلِ سابِق وہی جسمانی ہے[2]

1...مرآۃُ المناجیح، جلد:7، صفحہ:589 بتغیر قلیل۔

2...حدائقِ بخشش، صفحہ:372۔

وضاحت: آن کا معنی ہے: گھڑی، لمحہ بھر۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمارہے ہیں: انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی بارگاہ میں بھی موت حاضِر ہوتی ہے مگر اس طرح کہ ان کے لئے موت فقط آنِی (یعنی لمحہ بھر کے لئے) ہوتی ہے، پھر انہیں دوبارہ پہلے جیسی، دُنیوی، جسمانی زِندگی عطا کر دی جاتی ہے۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام زندہ ہیں

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے، صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دُرودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا؟ فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اللہ پاک نے انبیا علیہمُ السَّلام کے جسم کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔[1] اور ایک بہت مشہور حدیثِ پاک ہے، اس کو بے شُمار مُحَدِّثِین نے رِوایَت کیا ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام علیہمُ السَّلام اپنے مَزارات میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔[2]

تُو زندہ ہے واللہ! تُو زندہ ہے واللہ! | مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے[3]

والِدَیْنِ کریمین کو زِندہ کر کے کلمہ پڑھایا

پیارے اسلامی بھائیو! حَجَّۃُ الوِدَاع کے موقع پر ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ پیش آیا، بہت سارے مُحَدِّثِین، عُلَما اور اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم نے اس واقعہ کو ذِکْر بھی کیا ہے اور دُرُست بھی مانا ہے۔ وہ واقعہ کیا ہے؟ آیئے! سنتے ہیں: مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حَجَّۃُ الوِدَاع کے موقع پر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ

---

1 …ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ… الخ، صفحہ: 263، حدیث: 1636۔
2 …مسندِ بزّار، جلد: 13، صفحہ: 299، حدیث: 6888۔
3 …حدائقِ بخشش، صفحہ: 158۔

آلِہٖ وَسَلَّم ایک مقام سے گزرے، میں بھی ساتھ تھی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس وقت شدید غم کی کیفیت میں تھے اور اشک بہا رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو روتے دیکھ کر میں بھی رونے لگی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سُواری سے اُتر کر ایک سَمت کو تشریف لے گئے اور مجھے فرمایا: حمیرا! یہیں ٹھہرو۔ میں اُونٹ (**Camel**) کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کافی دیر کے بعد خوش خوش مسکراتے ہوئے تشریف لائے۔ میں نے عَرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان...!! جاتے وقت آپ بہت غمگین (**Sad**) تھے، واپس خوش خوش تشریف لائے، اس کا کیا سبب (**Reason**) ہے؟ فرمایا: میں اپنی والِدہ (حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا) کے مَزار پر گیا تھا، میں نے دُعا کی تو اللہ پاک نے میری والِدہ کو زِندہ کیا، وہ مجھ پر ایمان لائیں پھر مَزار میں تشریف لے گئیں۔ (1)

حضرت عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے بتایا: بے شک رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے اللہ پاک نے حضرت عَبْدُ اللہ و حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو زِندہ فرمایا، ان دونوں نے ایمان قبول کیا پھر اپنے اپنے مزارات میں آرام فرما ہوئے۔ (2)

صدقہ تم پہ ہوں دِل و جاں آمنہ — تم نے بخشا ہم کو اِیماں آمنہ
جو مِلا جس کو مِلا تم سے مِلا — دِین و ایماں، عِلْم و عرفاں آمنہ
کُل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فِدا — تم مُحَمَّد کی بنی ماں آمنہ

❶...الروض الانف، وفاۃ آمنہ وحال رسول اللہ...الخ، جلد: 1، صفحہ: 330۔
❷...الروض الانف، وفاۃ آمنہ وحال رسول اللہ...الخ، جلد: 1، صفحہ: 330۔

کسی عاشِقِ رسول نے والِدِ مصطفٰے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان میں بھی بڑا خوبصُورت کلام لکھا:

خُدائے پاک کے حامِد ہیں پیارے عبداللہ | بڑے ہی عابِد و زاہِد ہیں پیارے عبداللہ
خدا نے بھیج کے نورِ نبی کو آپ کے گھر | بتا دیا ہمیں راشد ہیں پیارے عبداللہ
شک ان کے ایماں پہ کرنے سے پہلے یاد رکھو | مرے رسول کے والِد ہیں پیارے عبداللہ

کیامردے زِندہ کرنا ممکن ہے...؟

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا ہے شان ہے **والِدَیْنِ مصطفٰے** کی...!! یقیناً حضرت عبد اللہ و حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہما دُنیا کے خُوش قسمت تَرِیْن وَالِدَین (**Parents**) ہیں کہ انہیں محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے والِدَیْن ہونے کا شَرَف نصیب ہوا۔ ہو سکتا ہے کسی کے دِل میں خیال آئے کہ جو دُنیا سے چلے گئے، وہ دوبارہ زِندہ ہو کر کلمہ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟ یاد رکھئے! مرنے کے بعد دوبارہ اسی دُنیا میں زِندہ ہو جانا ناممکن نہیں ہے، یہ بالکل ہو سکتا ہے بلکہ ہوا بھی ہے، قرآنِ کریم میں کتنے ایسے واقعات موجود ہیں ❁ قرآنِ کریم کی دوسری اور سب سے بڑی سُورت سُورۂ بَقَرہ، جس واقعے کی وجہ سے اسے سُورۂ بقرہ کہتے ہیں، وہ پہلے سپارے میں موجود ہے، اس واقعے میں بھی اسی بات کا بیان ہے، بنی اسرائیل کا ایک شخص قتل ہو گیا تھا، اس کا قاتِل (**Killer**) مِل نہیں رہا تھا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس مقدمہ آیا، چنانچہ بنی اسرائیل کو ایک گائے ذَبح کرنے کا حکم ہوا، جب انہوں نے ایک خاص قسم کی گائے ذَبح کی تو اس گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا اس مُردے (***Dead Body***) کو لگایا گیا، اس کی برکت سے وہ مردہ زِندہ ہو گیا اور اس

نے اپنے قاتِل (**Killer**) کا نام بھی بتا دیا ❁ اسی طرح دوسرے سپارے میں بنی اسرائیل کے ہزاروں افراد کے مرنے کے بعد دوبارہ زِندہ ہونے کا واقعہ موجود ہے ❁ بلکہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا مشہور معجزہ ہے کہ آپ مُردوں کو زِندہ فرمادیا کرتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی یہ شان ہے کہ اللہ پاک کی عطا سے مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں تو محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کیا شان ہو گی...؟ آپ کی دُعا سے آپ کے والِدَین کے زِندہ ہو جانے میں کون سی خِلافِ عقل بات ہے۔ غرض؛ بے شک اللہ پاک کی عطا سے محبوبِ رحمٰن، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے والِدَینِ کریمین کو زِندہ فرمایا اور انہیں کلمہ بھی پڑھایا۔

والِدَینِ کریمین کو صحابی بنادیا

ہو سکتا ہے کسی کے دِل میں یہ خیال بھی آرہا ہو کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے والِدَین کو زِندہ کر کے کلمہ پڑھایا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حضرات پہلے مسلمان نہیں تھے؟

مَعَاذَ اللہ! ایسا نہیں ہے۔ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے والِدَین کو زِندہ کیا، پھر انہیں کلمہ بھی پڑھایا مگر اس کا مقصد انہیں مسلمان کرنا نہیں تھا، وہ تو الحمد للہ! پہلے ہی مسلمان تھے، اپنی زِندگی مبارک ہی میں اللہ پاک کو ایک ماننے والے، مِلّتِ ابراہیمی کی پیرَوِی کرنے والے تھے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر بہت سارے عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اَصل میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے والِدَینِ کرِیمَین کو زِندہ فرما کر کلمہ اس لئے پڑھایا تا کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کے صحابی بَن جائیں۔[1]

مُوئے مبارک تقسیم فرمائے

مُسْلِم شریف میں ہے، حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حَجَّةُ الْوِدَاع کے موقع پر حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مِنیٰ میں تشریف لائے، جَمْرَةُ الْعَقَبَۃ پر کنکریاں ماریں پھر قربانی کرکے اپنے مکان میں تشریف لائے، پھر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حجام کو بلایا اور اپنے سر مبارک کے سیدھی طرف سے بال مبارَک منڈوائے اور حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو عطا فرما دیئے پھر دِل کی جانِب والی طرف کے بال مبارک منڈوائے اور وہ بھی حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ کو عنایت کئے اور فرمایا: **ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کردو!**[2]

آخِر حج غمِ اُمّت میں پریشاں ہو کر | تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو[3]

وضاحت: حَجَّةُ الْوِداع کے موقع پر سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حلق کروایا اور بال مبارک تقسیم فرمائے، اس پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: اَصْل میں اس وقت موئے مبارک غمِ اُمّت میں پریشاں ہوئے اور گنہگار اُمّتیوں کی شفاعت کے لئے جسمِ اَقْدس سے جُدا ہو کر اُمّتیوں کے پاس پہنچے (تاکہ تاقیامت ان کی زیارت کا شرف اُمّت کو ملتا رہے اور سامانِ شفاعت ہوتا رہے)۔

مُوئے مبارک تقسیم کیوں فرمائے...؟

علّامہ زُرقانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:30، صفحہ:285-286ماخوذاً۔
2 ...مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنۃ یوم النحر...الخ، صفحہ:485، حدیث:1305بتغیر قلیل۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ:119۔

اپنے مُوئے مبارک صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوان میں اس لئے تقسیم فرمائے تاکہ وہ ان میں بطورِ برکت یادگار رہیں اور اسی سے گویا اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قُربِ وِصَال کی طرف اشارہ بھی فرما دیا۔[1]

تبرک کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مُوئے مبارک تقسیم (**Distribute**) فرمائے، اس سے معلوم ہوا؛ ہمارے آقا و مولا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ اُمّت اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک یادگاریں سنبھال کر رکھے، ان سے برکت حاصِل کرے، اسی لئے صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان میں بطورِ برکت و یادگار اپنے مُوئے مبارک تقسیم فرمائے۔

الحمدللہ! صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے ان تبرکاتِ مصطفےٰ کی خُوب قدر فرمائی، انہیں سنبھال کر باادب اور بحفاظت (***Safe & Secure***) رکھا، ان سے برکت حاصِل کرتے رہے، پھر انہی سے وہ مُوئے مبارک بعد والوں کو منتقل (***Transfer***) ہوئے اور پھر یہی مُوئے مبارَک ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتے رہے اور الحمد للہ! آج بھی کئی عاشقانِ رسول کے پاس محفوظ ہیں۔

سُوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے | چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا ربّ! تپشِ محشر میں | سایہ اَفگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہماری خشک کھیتی پر کرم فرمایئے! آپ کے مبارک گیسو رَحمت

---

1 ...شرح الزرقانی، المقصد التاسع، النوع السادس فی ذکر حجہ...الخ، جلد:11، صفحہ:437۔

2 ...حدائق بخشش، صفحہ:119-120 ملتقطاً۔

کی گھٹا بن کر چھا جائیں تو ہمارے اَعْمال، اَخلاق، کردار وغیرہ کی سُوکھی کھیتی ہری بھری ہو جائے۔ یااللہ پاک! روزِ قیامت جب سورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسائے، تانبے کی زمین دہکتی ہو، اس وقت تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے گیسوؤں کا ہمیں سایہ نصیب فرما۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا غیب کا عِلْم جانتے ہیں

سُنَنُ الْکُبْرٰی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مِنٰی شریف میں تھے، جب یہ سُورت نازِل ہوئی:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠﴿۳﴾ (پارہ:30، النصر:1-3)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی اور تم لوگوں کو دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ سُورت نازِل ہونے سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جان لیا کہ دُنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آگیا ہے، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُونٹنی قَصْواء کو لانے کا حکم دیا، اُونٹنی حاضِر کی گئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس پر سُوار ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار

1 ... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الحج، جماع ابواب دخول مکہ، جلد:5، صفحہ:348، حدیث:9682 بتغیر قلیل۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو عِلْمِ غیب دیا گیا تھا۔ دیکھئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف رَبیعُ الْاَوَّل میں ہوئی اور حَجَّۃُ الوِدَاع ذُوالحج میں ہوا، یعنی اپنی وفات شریف سے تقریباً 3 ماہ پہلے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہو گیا تھا کہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کا وقت قریب آ چکا ہے۔ یہ تو اس حدیث شریف کی بات ہے، ورنہ قرآنی آیات اور دیگر بہت ساری اَحادیث میں واضح بیان ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو مَاکَانَ وَ مَایَکُوْنُ (یعنی روزِ اَوَّل سے قیامت تک جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا سب) کا عِلْم دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 27، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، آیت 3 اور 4 میں اِرشاد ہوتا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ (پارہ:27،الرحمٰن:3-4)	ترجمہ کنزالایمان: انسانیت کی جان مُحَمَّد کو پیدا کیا، مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان انہیں سکھایا۔

تقریباً 924 سال پہلے گزرے ہوئے بزرگ، مشہور مفسر و مُحَدِّث مُحیُ السُّنَّہ یعنی علّامہ حسین بن مسعود بغوی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ (سالِ وفات:516 ہجری) اس آیت کے تَحت فرماتے ہیں: یہاں اَلْاِنْسَانَ سے انسانیت کی جان یعنی مَحْبُوب مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں اور اَلْبَیَانَ سے مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان مراد ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اگلے پچھلوں اور قیامت کے دِن کی خبریں دیتے ہیں۔ (1)

بھلا عالَم سی شے مخفی رہے اس چشم حق بیں سے
کہ جس نے خالقِ عالم کو بے شک بالیقیں دیکھا (2)

وضاحت: یعنی غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جنھوں نے سب جہانوں کے

---

1 ...تفسیرِ بغوی، پارہ:28، الرحمٰن، زیرِ آیت:3-4، جلد:4، صفحہ:283۔

2 ...دیوان سالک، صفحہ:15۔

خالِق ومالک یعنی اللہ پاک کو آنکھوں سے دیکھا ہو، بھلا اُن کی مبارک نِگاہوں سے یہ چھوٹی سی دُنیا پوشِیدہ رہ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں رہ سکتی۔

خطبۂ حَجَّةُ الْوِدَاع سے ایک نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! حَجَّةُ الْوَداع کے موقع پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 الوداعی خطبے بھی ارشاد فرمائے۔ ایک خطبہ میدانِ عرفات میں اور دو مِنیٰ شریف میں دِیئے۔ ان خطبات میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان فرمایا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے واسطے سے پوری اُمّت کو نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔ بہت اِیمان افروز خطبات ہیں۔ آیئے! اِن خطبات میں سے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی صِرف ایک نصیحت سُنتے ہیں:

مسلمان کی عزت کیجئے...!

حَجَّةُ الْوَدَاع کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مِنیٰ شریف میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ (بالکل واضح سی بات تھی، حج کا موقع ہے اور حج ذُوالحِجَّۃ الحرام ہی میں ادا کیا جاتا ہے لیکن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ادب دیکھئے!) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گمان ہوا کہ شاید حُضُور صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے کا نام تبدیل فرمانے والے ہیں، لِہٰذا عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ؟ کیا یہ ذُوالحج کا مہینا نہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی جی ہاں! ذُوالحج کا ہی مہینا ہے)۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دوسرا سوال کیا: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟ (یہ بھی بالکل واضح بات تھی، حج مکے ہی میں ادا کیا جاتا ہے مگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اس بار بھی ادب کرتے ہوئے) عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلَیْسَ الْبَلَدَۃَ؟ کیا یہ بَلدَہ (یعنی مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں (بالکل یہ مکہ مکرمہ ہی ہے)۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تیسرا سوال کیا: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ یہ کونسا دِن ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اس بار بھی ادباً عرض کیا: اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمَ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ کیا یہ یومُ النَحر نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یہ یومُ النحر یعنی قربانی ہی کا دِن ہے)۔

اب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: بے شک جیسے اس دِن کی، اس شہر اور اس مہینے میں حُرمت ہے، تمہارے خُون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (1)

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس مبارک خطبے سے اندازہ لگایئے کہ ایک مسلمان کی جان، اس کے مال اور اس کی عزّت و آبرُو کی کتنی اہمیت (*Importance*) ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس مقام پر مسلمان کی جان و مال اور عزّت کی حُرمت کو مکہ پاک کی حُرمت جیسا فرمایا ہے، مطلب یہ ہے کہ جس طرح مکہ پاک میں، حج

---

(1)... بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، صفحہ: 1092، حدیث: 4406 ملتقطاً۔

کی تاریخوں میں، اِحرام کی حالت میں ایک گُناہ کئی جُرموں کا مجموعہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی نافرمانی بھی ہے، مکہ پاک کی، حج کے دِنوں کی، اِحرام کی اور حُرمت والے مہینے کی بے ادبی بھی ہے، اسی طرح ایک مسلمان کی عزّت پامال کرنا، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کا مال ناحق دبالینا کئی جُرموں کا مجموعہ ہے، اس میں ایک تو مسلمان کی حق تلفی ہے، اس کی دِل آزاری بھی ہے، پھر اس میں اللہ پاک کی نافرمانی بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دِل آزاری بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت بہت پیاری ہے، لہٰذا جو آپ کے کسی اُمّتی کو تکلیف پہنچائے، بھلا وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پیارا کیسے ہو سکتا ہے۔[1] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تو ارشاد فرمایا ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ یعنی جس نے مسلمان کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔[2]

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں | اَماں تیرے اَبدی عذابوں سے پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہمیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے، دوسروں کی حق تلفی کرنے، دوسروں کی عزّت پامال کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اے عاشقانِ رسول!** اِسلام میں مسلمانوں کی کیسی عزّت ہے، مسلمان بھائیوں کا کیسا احترام ہے، یہ جاننا چاہتے ہوں تو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **احترامِ مسلم** اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب **تکلیف نہ دیجئے** پڑھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارا عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملے گا۔

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:180 بتغیر قلیل۔
2 ...معجمِ اوسط، جلد:2، صفحہ:386، حدیث:3607۔

پیارے اسلامی بھائیو! 14 ذوالحجۃ الحرام کو یومِ ابو عطار منایا جاتا ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے دورِ حاضر کی عظیم علمی اور روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار، قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا کچھ ذکر خیر سننے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں۔

امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم

امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد حاجی عبد الرحمن قادِری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ شریعت پر عمل کرنے والے پرہیز گار آدمی تھے۔ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے۔ (1)

قصیدۂ غوثیہ کی برکت

1979ء میں جب شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کولمبو** (**Colombo**) تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والِد صاحِب سے بَہُت متأثر (**Impress**) پایا کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان حنفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چار پائی پر بیٹھ کر آپ کے والِد صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ **قصیدۂ غوثیہ** پڑھتے تو ان کی چار پائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔ (2)

---

(1)… تعارف امیرِ اہل سنت، صفحہ: 11۔

(2)… تعارف امیرِ اہل سنت، صفحہ: 11۔

سفرِ حج کے دوران انتقال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عمر تقریباً 2 سال تھی کہ آپ کے والدِ محترم 1370ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں مِنیٰ میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حاجی فوت ہوگئے، ان میں حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی شامل تھے جو مختصر بیماری کے بعد 14 ذوالحجۃ الحرام 1370ھ کو اس دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر خوش نصیب تھے کہ وہ سفرِ حج کے دوران دنیا سے رخصت ہوئے۔[1] سفرِ حج کے دوران انتقال کر جانے والے کے بارے میں رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور مر گیا، قیامت تک اس کے لئے حج کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔[2]

ایک اور مقام پر فرمایا: جو اس راہ میں یعنی حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کا حساب نہیں ہوگا، اس سے کہا جائے گا: تُو جنّت میں داخل ہو۔[3]

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے[4]

ایمان افروز خواب

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بڑی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ابا جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وِصال

1 ... تعارف امیر اہل سنت، صفحہ: 11۔
2 ... معجم اوسط، جلد: 4، صفحہ: 93، حدیث: 5321۔
3 ... مسند ابی یعلیٰ، مسند عائشہ، جلد: 4، صفحہ: 41، حدیث: 4607۔
4 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 222۔

کے بعد میں نے ایک مرتبہ یہ ایمان افروز خواب دیکھا کہ اَبا جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ایک انتہائی نورانی چہرے والے بزرگ کیساتھ تشریف لائے، میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے: بیٹی! تم ان کو پہچانتی ہو؟ یہ ہمارے مدنی آقا، مُحمّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ پر بہت شفقت کرتے ہوئے فرمایا: **تم بہت نصیب والی ہو۔**(1)

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں | میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اور با اخلاق و باکردار، نیک اور اچھا مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں بہار آئے گی، کردار نکھر کر اُجلا اُجلا ہو جائے گا اور دین و دنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدنی قافلہ۔ آیئے! ترغیب (Motivation) کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

شرابی سُدھر گیا

ہند کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے شراب نوشی، عیّاشی، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے مدنی

---

1 ...تعارف امیر اہل سنت، صفحہ: 12۔

قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، نمازِ فجر کے لئے جگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ (1)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو | داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن مع تفسیر اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی ہمیں موبائل کے ذریعے بھی عِلْمِ دین سیکھنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل اپلی کیشن جارِی کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Quran with Tafseer*** (قرآن مع تفسیر)۔ یہ اپلی کیشن ***Android*** اور ***IOS*** دونوں طرح کی ڈیوائسز سے ڈاؤنلوڈ کر کے استعمال کی جاسکتی ہے، اس اپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، آقائے نعمت، اِمامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان ❁ دورِ جدید کے تقاضوں (***Trends***) کے مطابق نہایت آسان ترجمہ، ترجمۂ کنز العرفان اور ❁ آسان انداز میں لکھی گئی، اُردو کی سب سے لیٹسٹ

1 ...برکاتِ مکہ ومدینہ، صفحہ: 18۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 669-672 ملتقطاً۔

تفسیر تفسیر صراط الجنان شامل ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، اس ایپلی کیشن کی مدد سے قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھ کر بآسانی سمجھ بھی سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی آیات کو، ترجمہ اور تفسیر کو وٹس ایپ، فیس بُک وغیرہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کرسکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کرلیجئے، علمِ دین سیکھئے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا" سُنَّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسول ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): میری اُمّت کی اَفْضَل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] (2): جو رات کو 200 آیات تِلاوت کرے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو 400 آیات کی تِلاوت کرے، اس کے لئے ایک قِنْطار اَجر لکھ دیا

---

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ...شُعَبُ الْاِیمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، جلد: 2، صفحہ: 354، حدیث: 2022۔

جائے گا، ایک قِنْطار 120 قیراط کے برابر ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: کوئی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو تِلاوت سے نہ روکتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رات کی نماز میں کبھی کبھی پُوری سورۂ بقرہ اور سُورَۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمایا کرتے تھے ❁ روزانہ رات کو سُورَۂ سجدہ، سُورَۂ ملک، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ زمر، سُورَۂ کافرون، سُورَۂ فلق اور سُورَۂ ناس کی تلاوت کرکے سویا کرتے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی خوب تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

الٰہی خوب دے شوق قرآں کی تلاوت کا | شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

مختلف سنتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو | خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در جھکیں، اِلتجائیں کریں | بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...شُعَبُ الایمان، جلد:2، صفحہ:401، حدیث:2197 ملتقطاً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671 ملتقطاً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃ۔

2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیھم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(4)

---

1 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...التَّرغیب والتَّرہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

[1] ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

[2] ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔